اسوۂ حسنہ
شمائل کی روشنی میں

از

(مولانا) سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

(معتمد تعلیم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

ترجمہ

خلیل احمد حسنی ندوی

ناشر

دار الرشید، لکھنؤ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

بار اول

۱۴۳۹ھ ۔۲۰۱۸ء

نام کتاب	:	اسوۂ حسنہ شمائل کی روشنی میں
مؤلف	:	مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی
ترجمہ	:	خلیل احمد حسنی ندوی
صفحات	:	۴۸
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت:		Rs 40

ملنے کے پتے

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ، فون:0522-2741539

مکتبہ اسلام، گوئن روڈ، امین آباد، لکھنؤ، فون:9415912042

مکتبہ ندویہ، احاطہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ، فون:9335070285

مکتبہ احسان، مکارم نگر، لکھنؤ، فون:9793118234

مکتبۃ الشباب العلمیۃ، شباب مارکیٹ، مکارم نگر، لکھنؤ 9696437283

الفرقان بکڈپو، نظیر آباد، لکھنؤ(:0522)2610443. 6535664

ناشر

دار الرشید، لکھنؤ

E- mail: daralrasheed786@gmail.com

164/106 خاتون منزل حیدر مرزا روڈ، گولہ گنج، لکھنؤ

فہرست

پیش گفتار	۵
پیش لفظ	۸
مقدمہ	۱۴
تقریظ	۱۶
اسوہ حسنہ شمائل کی روشنی	۲۰
حضور اقدس ﷺ کا حلیہ مبارکہ	۲۰
تمام اعمال میں داہنے طرف سے پہل کرنا	۲۳
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس	۲۳
جوتا پہنے اور نکالنے کے آداب	۲۴
لنگی (اور پائجامہ) ٹخنوں سے اوپر رکھیے	۲۵
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے آداب	۲۶
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کا انداز	۲۸
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے کا طریقہ	۳۱
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت	۳۳

(حضورقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ عمل	۳۵
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع	۳۶
حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام خود کرتے تھے	۳۶
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور آپ کی نرمی	۳۷
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کے ساتھ برتاؤ	۴۰
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت وفاضی	۴۱
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شرم وحیاء	۴۲
(حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نام	۴۳
حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کا طریقہ	۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

الحمد وکفی سلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد۔

اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ کہیے یا صحابہ کرام کی محبت کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا تذکرہ ہمیں کتابوں میں نہ ملتا ہو اور وہ بھی ایسی محبت وعقیدت کے ساتھ کہ ویسی محبت نہ تو دنیا نے کبھی دیکھی اور نہ کبھی دیکھے گی۔ بقول علامہ شبلی: ''مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر کے حالات وواقعات کا ایک ایک حرف اس استقصاء کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہوسکے اور نہ آئندہ توقع کی جاسکتی ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی وہ ذات ہے جس کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لیے نمونہ قرار دیا گیا، آپ کی اتباع کو اللہ کی محبت کے حصول کے لیے لازمی گردانہ گیا، ایمان کے لیے آپ کی محبت کو ضروری قرار دیا گیا، ایسی محبت جو ہر محبت پر غالب ہو، جس محبت کے سامنے ہر محبت ہیچ ہو، شہادتیں نہ ہوں تو ایسی محبت پر یقین کرنا مشکل ہو۔

یہ صحابہ کرامؓ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی تھی کہ انہوں نے آپ کی ایک ایک ادا، ایک ایک کیفیت، ایک ایک انداز اور ایک ایک طریقہ کو محفوظ رکھا۔

احسان ہے قیامت تک آنے والے تمام انسانوں پر آپؐ کے اصحاب کرامؓ کا کہ انہوں نے جو دیکھا وہ ہمیں دکھایا، جو سنا وہ ہمیں سنایا، جو سمجھا وہ ہمیں سمجھایا، ورنہ وہ نمونہ مکمل طور پر ہمارے سامنے کیسے آتا جس کو ہم سب کے لیے اور قیامت تک کے لیے پروردگار عالم نے نمونہ بنایا۔

والد ماجد مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی صاحب دامت برکاتہم کا یہ رسالہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے، ان چالیس حدیثوں پر مشتمل ہے جو ہمارے لیے آئینہ کا کام کرتی ہیں، ان احادیث سے وہ تضاد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ کی زندگی اور آپ کی محبت کے دعویدار ہم مسلمانوں کی زندگی میں ہے، کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

آپ ﷺ بے ضرورت بولتے نہ تھے، کبھی اپنے لیے انتقام نہیں لیتے تھے، کسی کی توہین نہیں کرتے تھے، معاف کرنے کو ترجیح دیتے تھے، مزاج میں آپ کے سختی نہ تھی، کلام میں آپ کے تلخی نہ تھی، اپنی بکری کا دودھ خود دھتے تھے، اپنے کپڑے خود صاف کرتے تھے، گھر کا کام خود انجام دیتے تھے، کھانے کی کبھی برائی نہ کی، کبھی کسی کو مارا نہیں، مجلس میں جہاں خالی جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔

مجلس آپ ﷺ کی علمی ہوتی تھی، صبر وبرداشت کی اس میں تلقین ہوتی تھی، حیا کی چادر ہمیشہ اس پر سایہ فگن رہتی تھی، امانتداری کا اس میں پورا پاس ولحاظ ہوتا تھا۔

نہ اس میں کسی کی عیب جوئی ہوتی تھی، نہ کسی کی کمزوری کا کوئی تذکرہ ہوتا تھا، نہ کسی کی غلطی کی طرف کوئی اشارہ ہوتا تھا، نہ کسی کی لغزش کا کوئی چرچا ہوتا تھا، نہ کسی کا اس میں کوئی راز کھلتا تھا، نہ کسی کا پردہ چاک ہوتا تھا۔

وہاں تو عمل آپ ﷺ کی اس حدیث پر ہوتا تھا کہ جس نے کسی بھی مسلمان کی ستر پوشی کی تو قیامت میں اللہ تعالی اس کی پردہ داری کرے گا۔ اس میں تو ہمیشہ لوگوں پر یہ ڈر طاری رہتا تھا کہ ان کی زبان کی بے احتیاطی کہیں ان کو منزل سے دور نہ کردے۔

امید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف کی روشنی میں ہم اپنے اس تضاد کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ رسالہ عربی میں تھا، اب یہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے اردو ترجمہ کے ساتھ اردو داں طبقہ کے لیے پیش کیا جارہا ہے اور یہ کام میرے بیٹے خلیل احمد حسنی ندوی سلمہ اللہ نے بحسن وخوبی انجام دیا ہے، اللہ تعالی اسے قبولیت سے نوازے اور خیر کا ذریعہ بنائے۔

جعفر مسعود حسنی ندوی

۲/۱۱/۱۴۳۹ھ
۱۶/۷/۲۰۱۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين سيدنا محمد بن عبد الله الأمين ، وعلى آله وصحبه أجمعين، وعلى من تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين وبعد!

پیش نظر مختصر رسالہ شمائل ترمذی کا خلاصہ ہے، جو علمی و دینی حلقوں میں متداول اور معروف ہے، تمام دینی مدارس کے نصاب درس میں شامل ہے اور علماء اور شارحین نے دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی ہیں، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے اردو زبان میں اس کا ترجمہ ''خصائل نبویؐ شرح شمائل النبیؐ'' کے نام سے کیا جو بہت مقبول ہوا اور اس پر عربی میں حاشیہ بھی تحریر کیا، اس کے علاوہ بھی اردو میں اس پر قابل قدر کام ہوا ہے، عربی زبان میں اس کی متعدد اہم شروحات سامنے آئیں جن میں قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ أشرف الوسائل إلى فهم الشمائل / حافظ شہاب الدین احمد بن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ)

۲۔ شرح شمائل الترمذی / شیخ مصلح الدین محمد بن صلاح بن جلال لاری (متوفی ۹۷۹ھ)

۳۔ زهر الخمايل على الشمائل / جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)

۴۔ جمع الوسائل إلى شرح الشمائل/ نور الدین علی بن سلطان محمد القاری (متوفی ۱۰۱۶ھ)

۵۔ تهذیب الشمائل/ شیخ محمد بن عمر بن حمزہ انطاکی۔

٦۔ شرح الشمائل للترمذی/ عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عربشاہ اسفرائینی حنفی (متوفی ۹۴۳ھ)

۷۔ شرح الشمائل/ محمد عاشق بن عمر حنفی (۱۰۳۳ھ)

۸۔ الروض الباسم في شمائل المصطفى أبي القاسم/ عبد الرؤف مناوی (متوفی ۱۰۳۱ھ)

۹۔ الفوائد الجاـلة البهية على الشمائل المحمدية/ ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن محمد جسوس الفاسی المالکی (متوفی ۱۱۸۲ھ)

۱۰۔ المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية/ ابراہیم بن محمد بن احمد باجوری مصری شافعی/ (متوفی ۱۲۷۷ھ)

۱۱۔ شرح الشمائل للترمذی/ مولی شمس الدین محمد عاشق حنفی

شمائل ترمذی کا علماء نے اختصار بھی پیش کیا ہے جن میں قابل ذکر عزت عبید الدعاس، محمود سامی اور شیخ محمد ناصر الدین البانی ہیں۔

ان جلیل القدر علماء کے گرانقدر کاموں کے ہوتے ہوئے مجھ جیسے بے بضاعت اور کم علم کو شمائل ترمذی کا اختصار پیش کرنے کا خیال کیسے آیا، جبکہ مجھے علم حدیث جیسے اشرف واعلی علم میں اپنی کم علمی وکم مائیگی کا اعتراف ہے، اس کا واقعہ یہ ہے کہ جون ۲۰۰۵ء میں برادر گرامی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی آنکھ کا آپریشن ہوا، آرام کی خاطر مولوی رسال الدین حقانی ندوی نے حضرت مولانا کو ''دہرہ دون'' آنے کی دعوت دی، لہٰذا ہم لوگ دہرہ دون گئے اور ہمارا قیام محب گرامی انجینئر شمیم احمد

انصاری صاحب کے مکان میں ہوا، دوران قیام نمازعصر کے بعد حضرت مولانا سے ملنے کے لیے لوگوں کی آمدورفت رہتی تھے، ان میں علماء، مدرسین اور عام متعلقین ومو سلین ہوتے تھے،اس موقع پر عزیزی مولوی محمود حسن حسنی ندوی حاضرین کے سامنے شمائل ترمذی پڑھتے تھے،اس دوران مجھے خیال آیا کہ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ انسانی زندگی کا بہترین اور کامل نمونہ ہے، آپ ﷺ کا معاملہ اور برتاؤ مومنین اور غیر مومنین دونوں کے ساتھ یکساں تھا،آپ کے اسی حسن سلوک کا اثر تھا کہ مخالفین اورمعاندین کی زندگیاں بدل گئیں اوراسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت محمد ﷺ کے اسوہ اور موجودہ عہد کے علماء اور مسلم قائدین کی انفرادی، اجتماعی، دعوتی، تربیتی اوراخلاقی زندگی کے درمیان جب میں نے موازنہ کیا تو بڑا نمایاں فرق نظر آیا، میں نے محسوس کیا کہ اتباع سنت کا دائرہ بہت محدود ہو گیا ہے، صرف عبادات اور زندگی کے چند پہلوؤں میں سنت نبوی کی پیروی کی جاتی ہے اورزندگی کے تمام دوسرے پہلواس سے خالی ہیں، خاص طور پر اخلاق اور لوگوں کے ساتھ برتاؤاور معاملات میں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا،اس مرض اور اتباع سنت سے دوری میں عوام کے ساتھ خواص علماء اور معلمین بھی مبتلا نظر آتے ہیں، حالانکہ مدرسوں میں سیرت نبوی کی کتابیں پڑھی اور پڑھائی جارہی ہیں اور سیرت کی کتابیں جگہ جگہ دستیاب اور متداول ہیں، ذیل میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث کا ایک مختصر اقتباس ملاحظہ کریں اور پھر خواص اور مربین کی عملی زندگی کا جائزہ لیں کہ قول وعمل میں کتنا تضاد پایا جاتا ہے۔

”آپ ﷺ اپنی زبان مبارک محفوظ رکھتے اور صرف اسی چیز کے لیے کھولتے جس سے آپ ﷺ کو کچھ سروکار ہوتا،لوگوں کی دلداری فرماتے اوران کو متنفر نہ کرتے، کسی قوم وبرادری کا معزز شخص آتا تواس کے ساتھ اکرام واعزاز کا معاملہ فرماتے اوراس کو

اچھے اور اعلیٰ عہدہ پر مقرر کرتے، لوگوں کے بارے میں محتاط تبصرہ کرتے، بغیر اس کے کہ اپنی بشاشت اور اخلاق سے ان کو محروم فرمائیں، اپنے اصحاب کے حالات کی برابر خبر رکھتے، لوگوں سے لوگوں کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے رہتے۔

اچھی بات کی اچھائی بیان کرتے اور اس کو قوت پہونچاتے، بری بات کی برائی کرتے اور اس کو کمزور کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ معتدل اور یکساں تھا، اس میں تغیر وتبدل نہیں ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بات سے غفلت نہ فرماتے تھے، یہ اس احتیاط میں کرتے کہ کہیں دوسرے لوگ بھی غافل نہ ہونے لگیں اور اکتا جائیں، ہر حال اور ہر موقع کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس حال کے مطابق ضروری سامان تھا، حق کے معاملہ میں نہ کمی فرماتے نہ حد سے آگے بڑھتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جو لوگ رہتے تھے، وہ سب سے اچھے اور منتخب افراد قوم ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں سب سے زیادہ افضل وہ تھا جس کی خیر خواہی اور اخلاق عام ہو، سب سے زیادہ قدر ومنزلت اس کی تھی جو غمخواری وہمدردی اور دوسروں کی مدد اور معاونت میں سب سے آگے ہو، کھڑے ہوتے تو خدا کا ذکر کرتے اور بیٹھتے تو خدا کا ذکر کرتے، جب کہیں تشریف لے جاتے تو وہاں بیٹھنے والے جہاں تک بیٹھے ہوتے وہیں بیٹھ جاتے اندر نہیں گھستے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے، اپنے حاضرین مجلس اور ہمنشینوں میں ہر شخص کو (اپنی توجہ اور التفات) میں پورا حصہ دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک مجلس یہ سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں کوئی اور نہیں ہے، اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی غرض سے بٹھا لیتا یا کسی ضرورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتا تو نہایت صبر وسکون سے اس کی پوری بات سنتے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنی بات کر کے رخصت ہوتا، اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ سوال کرتا اور کچھ مدد چاہتا تو بلا اس کی ضرورت پوری کیے واپس نہ فرماتے، یا کم از کم نرم وشیریں لہجہ میں جواب دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن اخلاق تمام

لوگوں کے لیے وسیع اور عام تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حق میں باپ ہو گئے تھے، تمام لوگ حق کے معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں برابر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس علم ومعرفت، حیاء وشرم اور صبر اور امانت داری کی مجلس تھی، نہ اس میں آوازیں بلند ہوتی تھیں، نہ کسی کے عیوب بیان کیے جاتے تھے، نہ کسی کی عزت وناموس پر حملہ ہوتا نہ کمزوریوں کی تشہیر کی جاتی تھی، سب ایک دوسرے کے مساوی تھے اور صرف تقویٰ کے لحاظ سے ان کو ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی تھی، اس میں لوگ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں کے ساتھ رحمدلی وشفقت کا معاملہ کرتے تھے، حاجتمندوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے، مسافر اور نووارد کی حفاظت کرتے اور اس کا خیال رکھتے تھے‘‘۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری کسی بات پر کبھی نہ ٹوکا اور نہ یہ فرمایا کہ فلاں کام تم نے کیوں کیا؟ اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا؟‘‘۔

عہد حاضر کے بعض اہل قلم نے مسلم معاشرہ میں پائے جانے والے اس تضاد کو موضوع بنایا اور لوگوں کے سامنے اس کو پیش کیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دین داری حسن اخلاق سے جوڑ نہیں کھاتی، چنانچہ ان کی نظر میں دین دار شخص بداخلاق ہوتا ہے، لوگوں کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کرتا، افراد خانہ، رشتہ دار، آل واولاد اور پڑوسیوں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتا ہے، اجڈ اور سخت مزاج ہوتا ہے، کام کی انجام دہی میں کاہل وسست اور فرائض کی ادائیگی میں کوتاہ ہوتا ہے، صفائی ستھرائی کا خیال نہیں کرتا اور یاس وناامیدی کا شکار رہتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اسوہ ہے اور آپ کا عمل سنت ہے اور زندگی میں آپ ہی کے طریقہ کو اختیار کرنا ہے، آپ کی حیات طیبہ اور سنت کے بہت سارے پہلو ہیں جنہیں سامنے لانے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے، یہ مختصر

رسالہ اسی سلسلہ کی ایک کوشش ہے کہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے ہیں ان کو تذکیر اور رہنمائی ہو جائے، اس میں ۳۰۰/ احادیث میں سے چالیس حدیثوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو زندگی کے مختلف شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں۔

ہم شکر گزار ہیں کہ برادر گرامی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم نے اس مختصر رسالہ کے لیے اپنے قیمتی کلمات تحریر فرمائے، مولانا عبد اللہ حسنی ندوی نے تقریظ لکھی، عزیزی مولوی محمد وثیق ندوی نے اس کی ترتیب قائم کی، مراجعت کی اور مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح کی، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ رسالہ عربی زبان میں تھا اور اللہ کے فضل سے مقبول ہوا، اب اردو داں طبقہ کے لیے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے، اور یہ ترجمہ برادر گرامی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے وقیع مقدمہ اور مولوی بلال عبد الحی حسنی ندوی کی تقریظ سے مزین ہے، یہ کام عزیزی سید خلیل حسنی ندوی سلمہ اللہ نے بحسن و خوبی انجام دیا، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور لوگوں کو اس سے نفع پہنچائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا} (سورہ احزاب: ۲۱) تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اس نے اللہ کو بہت یاد کیا ہوا۔

محمد واضح رشید حسنی ندوی

ندوۃ العلماء، لکھنو

جمعہ ۷/ شوال/ ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد، وعلى آله وصحبه وأجمعين ،أما بعد۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تاریخ انسانی کے آخری دور کے لوگوں کی اصلاح اور دین حق کی تبلیغ و تعلیم کے لیے مبعوث فرمایا اور اسی کی ضرورت کے مطابق اخلاق وسیرت کا حامل اور بقاء عالم تک کے لیے نبی خاتم بنایا اور ایمان و یقین اور اعلیٰ اخلاق وسیرت کا قابل تقلید نمونہ بنایا تاکہ ایمانی زندگی صرف الفاظ کی صورت میں نہیں؛ بلکہ لائق اختیار نمونہ کی صورت میں سامنے آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللهَ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَذَكَرُ اللهَ كَثِيْرًا} (تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی حیات مبارکہ میں بہترین نمونہ موجود ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں)۔

انسان کی ایمانی زندگی صرف ضابطہ اور سرسری انداز کی نہیں ہے، انسان

شب وروز اپنے حالات وزندگی کے تقاضوں کو اولاً خود سمجھتا ہے، لیکن اس کے اعلی نمونہ حیات کو اس کی نمونہ شخصیت سے سمجھتا ہے، اس لیے اس کے اعلی نمونہ کو دیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال وافعال پر ہر مومن کو نظر ڈالنی ہے، اس لیے بھی کہ صرف احکام نہیں؛ بلکہ پسند وناپسند، اعمال وسیرت کا قابل تقلید نمونہ معلوم کرنا ہے۔

اس نمونہ کو امام ترمذی نے اس پر مشتمل احادیث کو جمع کر کے کام آسان کر دیا۔ جس کی تلخیص وترجمہ متعدد حضرات نے کیا، ان میں سب سے اہم ترجمہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کا ہے، اسی سے استفادہ کر کے اس کی تلخیص کا کام برادر عزیز مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی (معتمد تعلیم ندوۃ العلماء لکھنو) نے ایک مختصر رسالہ میں کیا جس میں چالیس احادیث کا انتخاب ہے اور اس کا ترجمہ ان کے حفید اکبر مولوی سید خلیل احمد حسنی ندوی نے ''خصائل نبوی شرح شمائل النبی'' سے لے کر اردو داں طبقہ کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا۔

اس کو پڑھ کر اپنی زندگی کو سنوارنے کے لیے بطور نمونہ اپنایا جا سکتا ہے، امید ہے کہ اس کتاب کو محبین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات دلچسپی اور شوق سے پڑھیں گے کہ اس سے انسانوں کو نیک اور قابل تقلید نمونہ اختیار کر لینے میں مدد ملے، اس کے ذریعہ مسلمان اپنے عمل کے ساتھ ساتھ دوسروں کے عمل پر بھی اثر ڈال سکتا ہے اور ان کا ایمان اور ان کے اچھے اخلاق مضبوط بنا سکتا ہے۔

محمد رابع حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنو

۳/شوال/۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم أما بعد۔

عالم انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو نمونہ ہمیشہ کے لیے طے فرمادیا، وہ اللہ کے آخری نبی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ زندگی ہے، جو کامل بھی ہے اور مکمل بھی، متوازن بھی ہے اور معتدل بھی اور اس میں ہر دور اور ہر جگہ کے انسانوں کے لیے اسوہ ہے جو حسنہ بھی ہے اور کاملہ بھی، اللہ تعالیٰ نے دین وشریعت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل فرمادیا اور اعلان کردیا کہ { اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا }

اللہ تعالیٰ نے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو بھی کمال وحسن کا معیار بنادیا، حسن ظاہر بھی ایسا کہ

وأحسن منک لم تر قط عين
وأجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كأنک قد خلقت كما تشاء

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر حسین آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے نہیں جنا، آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، لگتا ہے کہ جیسے آپ نے چاہا ویسے ہی آپ کو پیدا کر دیا گیا۔

حسن باطن ایسا کہ اس کی کرنیں جب دنیا پر پڑیں تو اس کی ظلمتیں کافور ہوگئیں، حدیث وسیرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا حسن وجمال کا بیان حضرات صحابہ نے کیا ہے، جو جتنا قریب رہا اور طویل مدت تک رہا اس نے اپنے شوق آگیں الفاظ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا بیان کیا ہے اور اسلوب بیان بھی ایسا جو ادب کی دنیا میں خود اپنی جگہ ایک نمونہ ہے۔

ان شمائل نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کو محدثین نے اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے اور مستقل عناوین قائم کر کے ان کا تذکرہ کیا ہے اور اس پر مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں، ان کتابوں میں امام ترمذی صاحب السنن کی کتاب شمائل الترمذی کو سب سے زیادہ مقبولیت اور شہرت ملی، اس کی شروحات لکھی گئیں اور مختلف نوعیتوں سے اس پر کام ہوا۔

عم مخدوم ومحترم مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی مدظلہ العالی نے اس میں سے بیالیس حدیثوں کا انتخاب کیا جو ہر انسان کی عام زندگی کی ضرورت ہیں، ''مختصر الشمائل النبوية'' کے نام سے یہ مختصر رسالہ جو بقامت کمتر بقیمت بہتر کا مصداق ہے، کئی سال پہلے مولوی محمد وثیق ندوی کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع ہو کر مقبول ہوا، اس کے مقدمہ کے طور پر خود عم محترم نے جو تحریر سپرد قلم کی وہ بڑی محققانہ اور فاضلانہ ہے، اور اس میں شمائل ترمذی اور اس کی شروحات کا پورا جائزہ آ گیا ہے۔

اب مولانا مدظلہم ہی کے حکم پر مولانا کے حفید سعید برادر زادہ عزیز مولوی سید خلیل احمد حسنی اس کو اردو کے قالب میں پیش کر رہے ہیں، ترجمہ حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائل نبوی سے لیا گیا ہے۔

یہ ایک نہایت مفید اور رہنما رسالہ ہے، جو اپنے مضامین کے اعتبار سے بڑی بڑی کتابوں پر بھاری ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کے وہ پہلو اس میں آ گئے ہیں جنکی ضرورت ہر انسان کو پڑتی ہے، محبت انسان کے اندر تڑپ پیدا کر دیتی ہے، انسان اپنے محبوب کی چال چلتا ہے، ایک ایک ادا اس کو اچھی لگتی ہے، اللہ تبارک وتعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے نمونہ بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو عین ایمان قرار دیا تا کہ محبت کے تقاضے سے انسان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بنائے اور وہی چال ڈھال اختیار کرے جو تمام انسانوں کے لیے اسوہ حسنہ ہے، محبت ہوتی ہے تو انسان ایک ایک ادا پر سو جان سے قربان ہونا چاہتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا حال یہ تھا کہ سفر میں وہی راستہ اختیار کرتے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار فرمایا ہے یہاں تک کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہیں استنجاء کیا ہوتا تو حضرت ابن عمرؓ وہاں بھی ٹھہرتے اور نہ بھی استنجاء کا تقاضہ ہوتا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں وہاں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرتے، ان باتوں کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا دل محبت سے لبریز ہو۔

موجودہ دور میں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی اہمیت کو کم کیا جا رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی عادات واطوار کو یہ کہہ کر چھوڑا جا رہا ہے کہ ان کا تعلق دین وشریعت سے نہیں، یہ رسالہ انشاء اللہ ایک رخ دے گا اور حقیقت یہی ہے کہ محبت ہی جب نہ ہو تو باتیں ہزار ہیں۔

عم محترم ومعظم مدظلہم کی عمر وصحت میں اللہ تعالی برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے شمائل ترمذی سے انتہائی مفید روزمرہ کی ضرورتوں سے متعلق روایات یکجا کر دیں، اور عزیز موصوف کے لیے سعادت کی بات ہے کہ وہ اس کو اردو کے قالب میں پیش کر رہے ہیں، چالیس حدیثوں کی جو بھی کسی طرح اشاعت کا ذریعہ بنے وہ اس

حدیث کا مستحق ہے: **نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها فأداها کما سمعها**" اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرہ کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اس کو یاد رکھا اور اس کو اسی طرح دوسروں تک منتقل کردیا)۔

اس گنہگار کے لیے بڑی سعادت کی بات ہے کہ عم محترم کے حکم پر چند سطور لکھ کر اس کو بھی اس سعادت میں حصہ ملا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور اس کے فائدہ کو عام فرمائے۔

بلال عبدالحی حسنی ندوی
مدیر دار عرفات، تکیہ کلاں
میدان پور، رائے بریلی
۵؍شوال؍۱۴۳۹ھ

اسوۂ حسنہ شمائل کی روشنی

صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم خَلقاً وخُلقاً

(۱) قال أنس بن مالك رضي الله عنه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن، ولا بالقصير، ولا بالابيض الامْهَقِ، ولا بالادم، ولا بالجَعْد القَطِط، ولا بالسَّبْط، بعثه الله تعالى على راس أربعين سنة، فاقام بمكة عشر سنين، وبالمدينة عشر سنين، فتوفاه الله تعالى على رأس ستين سنة، وليس في رأسه ولِحيته عشرون شَعرة بيضاء . (۱)

حضور اقدس ﷺ کا حلیہ مبارکہ

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نہ بہت لانبے قد کے تھے نہ پستہ قد (جس کو ٹھگنا کہتے ہیں، بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونے کی طرح نہ بالکل گندم گوں کہ سانولا پن آجائے (بلکہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن، پرنور اور کچھ ملاحت لیے ہوئے

---

(۱) البائن:الظاهر اي انه لم يكن فاحش الطول، الامهق:الشديد، اي الشديد البياض، الادم:الاسمر، الجعد:الشعر فيه التواء وانقباض، القطط:قصير جعد، السبط:الشعر المسترسل.

تھے) حضور ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچدار (بلکہ ہلکی سی پیچید گی اور گھنگریالہ پن تھا) چالیس برس کی عمر ہوجانے پر اللہ تعالی نے آپ کو نبی بنایا اور پھر دس برس مکہ مکرمہ رہے، اس مدت کے درمیان میں حضور ﷺ پر وحی بھی نازل ہوتی رہی، اس کے بعد دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں حضور ﷺ نے وصال فرمایا، اس وقت آپ ﷺ کے سر اور آپ کی داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۲) قال البراء بن عازب: كان رسول اللهﷺ رجلا مربوعاً، بعيد ما بين المنكبين، عظيم الجُمَّة إلى شحمة أذنيه، عليه حُلَّةٌ حمراء، ما رأيت شيئاً قط أحسن منه .(۱)

(۲) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ درمیانے قد کے تھے (قدرے درازی مائل) آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے اوروں کے زیادہ فاصلہ تھا (جس سے سینہ مبارک کا چوڑا ہونا بھی معلوم ہوگیا) گنجان بالوں والے تھے جو کان کی لو تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی اور چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(۳) في حديث طويل عن علي بن أبي طالبؓ: كان ﷺ إذا مشى تقلع كانما ينحط في صبب، وإذا التفت التفت معاً، بين كتفيه خاتم النبوة، وهو خاتم النبيين.

أجود الناس صدراً، وأصدق الناس لهجة، وألينهم عريكة، وأكرمهم عشيرة، من راه بديهة هابه، ومن

---

(۱) رجلاً:بكسر الجيم:الشعر بين السبوطة والجعودة، بعيد:عريض اعلى الظهر، وعند ابن سعد:رحب الصدر، الجمة:هي ما سقط من شعر الراس على المنكبين

خالطه معرفة أحبه، يقول ناعته: لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم .(۱)

(۳) حضرت علیؓ ایک لمبی حدیث میں آپ کی توصیف یوں فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ چلتے تھے تو ہمت اور قوت سے پاؤں اٹھاتے تھے، عورتوں کی طرح پاؤں زمین پر گھسیٹ کر نہیں چلتے تھے، چلنے میں تیزی اور قوت کے لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اونچائی سے اتر رہے ہیں، جب آپ ﷺ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے، (یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے) آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

آپ خاتم النبیین تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی دل والے تھے، سب سے زیادہ سچی زبان والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے (غرض آپ دل و زبان، طبیعت، خاندان اور ذاتی اور نسبی اوصاف میں سب سے افضل تھے) آپ ﷺ کو جو شخص یکا یک دیکھتا مرعوب ہو جایا کرتا، یعنی آپ ﷺ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا (اول تو جمال وخوبصورتی کے لیے بھی رعب ہوتا ہے، اس کے ساتھ جب کمالات کا اضافہ ہو تو پھر رعب کا کیا پوچھنا، اس کے علاوہ حضور ﷺ کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں تھیں ان میں رعب بھی اللہ تعالی کی طرف سے عطا کیا گیا تھا) البتہ جو شخص پہچان کر میل جول کرتا وہ آپ کے اخلاق کریمہ واوصاف جمیلہ کا گھائل

---

(۱) تقلع:ان يمشي بقوة، الصبب:الحدور، عريكة:طبيعة، اي اسهل الناس خلقاً، البديهة:المفاجاة.

ہوکر آپ کو محبوب بنالیتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا باجمال و باکمال نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔

حبه صلى الله عليه وسلم للتيمن في سائر الاعمال :

(۴) عن عائشة رضي الله عنها قالت: إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحب التيمُّن في طَهُوره، إذا تطهَّر، وفي ترجُّله، إذا ترجَّل، وفي انتعاله، إذا انتعل .(۱)

تمام اعمال میں داہنے طرف سے پہل کرنا

(۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکی حاصل کرنے میں داہنے طرف سے پہل کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھی کرنے میں داہنے طرف سے پہل کرنے کو پسند فرماتے تھے اور چپل پہننے میں داہنے طرف سے پہل کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

صفة لباسه صلى الله عليه وسلم :

(۵) عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بالبياض من الثياب ليَلْبسها أحياوكم، وكفنوا فيها موتاكم، فإنها من خير ثيابكم.

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس

(۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سفید کپڑوں کو اختیار کیا کرو، یہ بہترین لباس میں سے ہے، سفید کپڑا ہی زندگی کی حالت میں پہننا چاہیے اور سفید کپڑوں میں مردوں کو دفن کرنا چاہیے۔

(۱) التيمن: الابتداء باليمين، ترجّل: تمشط، انتعل: لبس النعل.

(٦) عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: البسوا البياض، فإنها أطهرُ وأطيبُ، وكفّنوا فيها موتاكم.

(٦) حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، اس لیے کہ وہ زیادہ پاک وصاف رہتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

صفة تنعله وتختمه صلى الله عليه وسلم:

(۷) - عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: إن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين، وإذا نزع فليبدأ بالشِّمال، فلتكن اليُمْنى أولهما، تُنعل واخرهما تُنْزَعُ .

جوتا پہنے اور نکالنے کے آداب

(۷) حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرنا چاہیے اور جب نکالے تو بائیں طرف سے نکالے، دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیے اور نکالنے میں مؤخر۔

(۸) عن عبد الله بن جعفر أنه صلى الله عليه وسلم كان يتختَّم في يمنيه . (١)

(۸) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

---

(١) تختم: لبس الخاتم .

صفة إزاره صلى الله عليه وسلم:

(۹) قال شعبة عن الاشعث بن سُليم قال سمعت عمتي فحدثت عن عمِّها قال: بينما أنا أمشي بالمدينة، إذا إنسانٌ خلفي يقول: ارفع إزارك، فإنه أتقى وأبقى، فالتفت فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلت يا رسول الله! إنما هي بردة ملحاء، قال: أما لك فيَّ أسوة؟ فنظرت فإذا إزاره إلى نصف ساقيه . (۱)

لنگی (اور پائجامہ) ٹخنوں سے اوپر رکھیے

(۹) حضرت عبید بن خالدؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ جا رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ لنگی اوپر کو اٹھالو کہ اس سے نجاست ظاہر اور باطنی تکبر وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے، (نظافت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اور کپڑا بھی زمین پر گھسٹ کر خراب نہیں ہوتا) میں نے کہنے والے کی طرف متوجہ ہوکر دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، میں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک معمولی چادر ہے، اس میں کیا تکبر ہوسکتا ہے اور کیا اس کی حفاظت کی ضرورت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی مصلحت تیرے نزدیک نہیں تو کم ازکم میرا اتباع تو کہیں گیا ہی نہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لنگی کو دیکھا تو نصف ساق تک تھی۔

صفة اكله صلى الله عليه وسلم:

(۱۰) عن أبي جحيفة قال: قال رسول الله ﷺ: أمّا فلا اكل متكئاً.

---

(۱) ملحاء:بردة فيها خطوط من سواد وبياض.

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے آداب

(۱۰) حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(۱۱) عن ابن لكعب بن مالك عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق أصابعه ثلاثاً.

(۱۱) حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے۔

(۱۲) عن أنس بن مالك قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أكل طعاماً لعق أصابعه الثلاث.

(۱۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

(۱۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم فنسي أن يذكر اسم الله تعالى على طعامه فليقل بسم الله أوَّلَه واخرُه

(۱۳) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آجائے بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لے۔

(۱۴) عن عمر بن أبي سلمة أنه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وعنده طعامٌ فقال: ادنُ يا بنَّي، فسمِّ الله تعالى، وكُلْ بيمينك مما يليك.

(۱۴) حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، حضور

ﷺ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹے قریب ہوجاؤ اور بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے اپنے قریب سے کھانا شروع کرو۔

(۱۵) عن أبي سعيد الخدري قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من طعامه، قال الحمد لله الذي أطْعَمَنَا وسَقَانا، وجَعَلَنَا مسلمين.

(۱۵) حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''الحمد لله الذى أطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين''۔ تمام تعریف اس ذات پاک کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۱۶) عن أبي أمامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رُفعت المائدةُ من بين يديه يقول: الحمد لله الذي حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه، غير مُودَّعٍ، ولا مستغنى عنه ربنا. (۱)

(۱۶) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنِيٍ عَنْهُ رَبَّنَا''۔ تمام تعریف حق تعالیٰ شانہ کے لیے منحصر ہے، ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں، ایسی تعریف جو پاک ہے ریا اور اوصاف رذیلہ سے، جو مبارک ہے، ایسی حمد جو نہ چھوڑی جاسکتی ہے اور نہ اس سے استغنا کیا جاسکتا ہے، اے اللہ ہمارے شکر کو قبول فرما۔

---

(۱) غير مودع:اي غير متروك ذلك الحمد بل الاشتغال به دائم من غير انقطاع كما ان نعمه سبحانه لا تنقطع عنا طرفة عين، مستغنى:اي لا يستغني عنه احد.

صفة كلامه صلى الله عليه وسلم:

(۱۷) عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد سردكم هذا، ولكنه كان يتكلم بكلام بيّن فصلٍ، يحفظه من جلس إليه.

حضوراقدس ﷺ کی گفتگو کا انداز

(۱۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگا تار جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی، بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا، پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔

(۱۸) عن هند أبي هالة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل الاحزان، دائم الفكرة، ليست له راحة، طويل السكت، لا يتكلم في غير حاجة، يفتتح الكلام ويختمه باشداقه، ويتكلم بجوامع الكلم، كلامه فصل، لا فضول، ولا تقصير، ليس بالجافي، ولا المهين، يعظّم النعمة، وإن دقت، لا يذم منها شيئاً غير أنه لم يكن يذم ذواقاً، لا يمدحه، ولا تغضبه الدنيا ،ولا ما كان لها، فإذا تعُدّي الحق لم يقم لغضبه شيءٌ، حتى ينتصر له، ولا يغضب لنفسه، ولا ينتصر لها، إذا أشار أشار بكفّه كلّها، وإذا تعجب قلّبها، وإذا تحدث اتصل بها، وضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى، وإذا غضب أعرض، وأشاح، وإذا فرح، غض طرفه، جُلّ ضَحكه التبسُّم، يفترُّ عن مثل حبٍّ

الغمام . (۱)

(۱۸) حضرت ہند ابو ہالہؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ (آخرت) کے غم میں متواتر مشغول رہتے تھے (ذات وصفات باری تعالی یا امت کی بہبود کے) ہر وقت سوچ میں رہتے تھے، ان امور کی وجہ سے کسی وقت آپ کو بےفکری اور راحت نہیں ہوتی تھی (یا یہ کہ امور دنیویہ کے ساتھ آپ ﷺ کو راحت نہیں ملتی تھی، بلکہ دینی امور سے آپ کو راحت وچین ملتا تھا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے) اکثر اوقات خاموش رہتے تھے، بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے، آپ ﷺ کی تمام گفتگو ابتداء سے لے کر انتہاء تک منھ بھر کر ہوتی تھی (یہ نہیں کہ نوک زبان سے کٹتے ہوئے حروف کے ساتھ آدھی زبان سے کہی اور آدھی متکلم کے ذہن میں رہ گئی جیسا کہ موجودہ زمانے کے متکبرین کا دستور ہے) جامع الفاظ (جن کے الفاظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں) کے ساتھ کلام فرماتے تھے، آپ ﷺ کا کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا، نہ اس میں فضولیات ہوتی تھیں، نہ کوتاہیاں کہ مطلب پوری طرح واضح نہ ہو، آپ ﷺ نہ سخت مزاج تھے، نہ کسی کی تذلیل فرماتے تھے، اللہ تعالی کی نعمت خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو، اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے، اس کی مذمت نہ فرماتے تھے، البتہ کھانے کی اشیاء کی نہ مذمت فرماتے اور نہ زیادہ تعریف (مذمت نہ فرمانا تو ظاہر ہے کہ حق تعالی شانہ کی نعمت ہے، زیادہ تعریف نہ فرمانا اس لیے تھا کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے، البتہ اظہار رغبت یا کسی اور کی دلداری کے لیے کبھی کبھی

---

(۱) باشداقه:اي انه يستعمل جميع فمه للتكلم ولا يقتصر على تحريك شفتيه كفعل المتكبرين، فصل:الفاصل بين الحق والباطل، الجافي:الغليظ الطبع السيء الخلق، دقت:صغرت وقلت، ذواق:الماكول والمشروب، ينتصر: ينتقم جلّ:معظمه واكثره، افتر:ضحك حتى بدت اسنانه من غير قهقهة.

خاص چیزوں کی تعریف بھی فرمائی ہے) دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ ﷺ کو غصہ نہ آتا تھا (چونکہ آپ ﷺ کو ان کی پرواہ بھی نہیں ہوتی تھی، اس لیے دنیاوی نقصان پر آپ ﷺ کو غصہ نہیں آتا تھا) البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی تجاوز کرتا تو اس وقت آپ ﷺ کے غصہ کی کوئی شخص تاب نہیں لا سکتا تھا اور کوئی اس کو روک بھی نہیں سکتا تھا، یہاں تک آپ ﷺ اس کا انتقام نہ لے لیں، اپنی ذات کے لیے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے، نہ اس کا انتقام لیتے تھے، جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے (اس کی وجہ بعض علماء نے یہ بتائی ہے کہ انگلیوں سے اشارہ تواضع کے خلاف ہے، اس لیے حضور ﷺ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور بعض علماء نے وجہ یہ بتائی ہے کہ حضور ﷺ کی عادت شریفہ انگلی سے توحید کی طرف اشارہ فرمانے کی تھی، اس لیے غیر اللہ کی طرف انگلی سے اشارہ نہ فرماتے، جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے تھے اور جب بات کرتے تو (کبھی گفتگو کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت دیتے) اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھہ کے اندرونی حصہ پر مارتے، اور جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اور بے توجہی فرماتے یا درگزر فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نظریں جھکا لیتے، آپ ﷺ کی سب سے زیادہ ہنسی بھی مسکراہٹ ہوتی تھی، اس وقت آپ ﷺ کے دندان مبارک اولے کی طرح چمکدار سفید ظاہر ہوتے تھے۔

صفة ضحكه صلى الله عليه وسلم:

(۱۹) عن عبد الله بن حارث بن جزء قال: ما رأيت أحداً أكثر تبسُّماً من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۹) حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ تبسم

کرنے والا نہیں دیکھا۔

صفۃ نومہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(۲۰) عن البراء بن عازب أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان إذا أخذ مضجعه، وضع كفّه اليمنى تحت خدّه الايمن، وقال: رب قني عذابَك يوم تبعثُ عبادَك. وفي رواية: يوم تجمع عبادك .

حضور اقدس ﷺ کے سونے کا طریقہ

(۲۰) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: "رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" اے اللہ! مجھے قیامت کے دن اپنے عذاب سے بچانا۔

(۲۱) عن حذيفة قال: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال اللّٰهُمَّ باسمك أموت وأحيا، وإذا استيقظ، قال: الحمد للّٰه الذي أحيانا بعد ما أماتنا، وإليه النُّشور.

(۲۱) حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بستر پر لیٹتے "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا" پڑھتے، یا اللہ تیرے ہی نام سے مرتا (یعنی سوتا ہوں) اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں گا (یعنی سوکر اٹھوں گا) اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْر"۔ تمام تعریف اللہ جل وعلا کے لیے ہے جس نے موت کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی پاک ذات کی طرف قیامت میں لوٹنا ہے (یا زندگانی کی پریشانیوں میں وہی مرجع ہے)

(۲۲) عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت: كان رسول اللّٰه

صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما، وقرأ فيهما: قل هو الله أحد، وقل أعوذ برب الفلق، وقل أعوذ برب الناس، ثم مسح بهما ما استطاع من جسده، يبدأ بهما رأسه ووجهه، وما أقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات.

(۲۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر شبانہ جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر ان پر دم فرماتے اور سورہ اخلاص اور سورہ معوذتین پڑھ کر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں ہاتھ جاتا ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے، تین مرتبہ ایسے ہی کرتے، سر سے ابتداء کرتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن پر۔

(۲۳) عن أبي قتادة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا عرَّس بليل، اضطجع على شقه الايمن، وإذا عرَّس قبيل الصبح، نصب ذراعه، ووضع رأسه على كفّه. (۱)

(۲۳) حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اگر اخیر شب میں کچھ سویرے کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور اگر صبح کے قریب ٹھہرنا ہوتا تو اپنا دایاں بازو کھڑا کرتے اور ہاتھ پر سر رکھ کر آرام فرما لیتے۔

صفة عبادته صلى الله عليه وسلم:

(۲۴) عن مغيرة بن شعبة قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه، فقيل له: أتتكلف هذا، وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك، وما تاخر، قال:

(۱) عرّس:نزل، والتعريس:النزول في اي وقت بليل او نهار

أفلا أكون عبداً شكوراً.

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت

(۲۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قدر لمبی نفلیں پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک ورم کر گئے تھے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کے اول وآخر سب گناہ بخش دیئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا (جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا ہے) تو کیا میں اس کا شکر ادا نہ کروں۔

(۲۵) عن عائشة رضي الله عنها: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا لم يصل بالليل منعه من ذلك النوم، أو غلبته عيناه صلى من النهار اثنتي عشرة ركعة.

(۲۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی عارض کی وجہ سے رات کو تہجد نہیں پڑھ سکتے تھے تو دن میں (چاشت کے وقت) بارہ رکعات پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۶) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا قام أحدكم من الليل، فليفتتح صلاته بركعتين خفيفتين.

(۲۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کو تہجد کے لیے اٹھو تو شروع میں اول دو مختصر رکعات پڑھ لو (یہ دو رکعات تحیۃ الوضوء کی ہوتی تھیں)۔

(۲۷) عن زيد بن خالد الجهني أنه قال: لأرمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فتوسدت عتبته أو فسطاطه، فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين

خفيفتين، ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين، ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما، ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما، ثم صلى ركعتين، وهما دون اللتين قبلهما، ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما، ثم أوتر، فذلك ثلاث عشرة ركعة.

(۲۷) حضرت زید بن خالدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن ارادہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو آج غور سے دیکھوں گا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ گیا (تا کہ غور سے دیکھتا رہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دو مختصر رکعات پڑھیں، اس کے بعد طویل طویل طویل رکعات پڑھیں، تین دفعہ طویل کا لفظ اس کی زیادتی طول کو بیان کرنے کے لیے فرمایا، پھر ان سے مختصر دو رکعات پڑھیں، پھر ان سے بھی مختصر دو رکعات، پھر ان سے بھی مختصر دو رکعات پڑھیں، پھر وتر پڑھی، یہ سب تیرہ رکعات ہوئیں۔

صفة عمله صلى الله عليه وسلم:

(۲۸) عن عائشة رضي الله عنها قالت: دخل عليَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي امراة، فقال: من هذه؟ قلت فلانة، لا تنام الليل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم من الاعمال ما تطيقون، فو الله لا يملُّ حتى تملُّوا، وكان أحبُّ ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يدوم عليه صاحبُه. (۱)

---

(۱) تطيقون:تستطيعون، يدوم عليه:يواظب عليه.

حضور اقدس ﷺ کا پسندیدہ عمل

(۲۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے تو میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: فلانی عورت ہے، جو رات بھر نہیں سوتی، حضور ﷺ نے فرمایا: نوافل اس قدر اختیار کرنی چاہیے جن کا تحمل ہو سکے، حق تعالیٰ شانہ ثواب دینے سے نہیں گھبراتے یہاں تک کہ تم عمل کرنے سے گھبرا جاؤ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: حضور ﷺ کو وہی عمل زیادہ پسند تھا جس پر آدمی نباہ کر سکے۔

(۲۹) عن أبي صالح قال: سالت عائشة وأم سلمة رضي الله عنهما: أي العمل كان أحبَّ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قالتا: ما ديمَ عليه، وإن قلَّ.

(۲۹) حضرت ابوصالحؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضور ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند تھا، دونوں نے یہ جواب دیا کہ جس عمل پر مداومت کی جائے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

تواضعه صلى الله عليه وسلم:

(۳۰) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تُطْروني، كما أطْرتِ النصارى عيسى بن مريم، إنما أنا عبد الله فقولوا: عبد الله ورسوله. (۱)

---

(۱) الإطراء حسن الثناء، اي لا تبالغوا في مدحي كما بالغت النصارى في مدح سيدنا عيسى عليه السلام فجعلوه إلهاً او ابن إله.

حضور اقدس ﷺ کی تواضع

(۳۰) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ایسی تعریف مبالغہ آمیز حد سے فزوں نہ کرو، جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا (کہ اللہ کا بیٹا ہی بنا دیا) میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس لیے مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

(٣١) عن أنس رضي الله عنه قال: لم يكن شخص أحبَّ إليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكانوا إذا رأوه لم يقوموا، لما يعلمون من كراهيته لذلك.

(۳۱) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک حضور ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا، اس کے باوجود پھر بھی وہ حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر اس لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کو یہ پسند نہیں تھا۔

صفة معاملته صلى الله عليه وسلم في منزله

(٣٢) عن عمرة قالت: قيل لعائشة رضي الله عنها: ماذا كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته؟ قالت: كان بشراً من البشر: يفلي ثوبه، ويحلب شاته، ويخدم نفسه. (١)

حضور اقدس ﷺ اپنا کام خود کرتے تھے

(۳۲) حضرت عمرہؒ کہتی ہیں کہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضور ﷺ دولت کدہ پر کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ آدمیوں میں سے

---

(١) يفلي: يلتقط القمل من باب ضرب، هو من فلي الشعر.

ایک آدمی تھے، اپنے کپڑے میں خود ہی جوں تلاش کرتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود ہی دوھ لیا کرتے تھے اور اپنے کام خود ہی انجام دیتے تھے۔

صفة خلقه صلى الله عليه وسلم:

(۳۳) عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين، فما قال لي أفٍ قطُّ، وما قال لشيء صنعته، لم صنعته، ولا لشيء تركته، لم تركته، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحسن الناس خُلُقاً، ولا مسست خزّاً ولا حريراً ولا شيئاً كان ألينِ من كفٍّ رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا شممت مسكاً قط، ولا عِطراً كان أطيبَ من عَرَقِ رسول الله صلى الله عليه وسلم. (۱)

حضور اقدس ﷺ کے اخلاق اور آپ کی نرمی

(۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اقدس ﷺ کی خدمت کی ہے، مجھے کبھی کسی بات پر حضور ﷺ نے اف تک بھی نہیں فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا: یہ کام کیوں کیا، اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا: کیوں نہیں کیا؟ حضور اقدس ﷺ اخلاق میں تمام انسانوں میں سب سے بہتر تھے، میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز نہیں چھوئی جو حضور اقدس ﷺ کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا عطر حضور اقدس کے پسینے کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

(۳۴) عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما ضرب رسول الله

(۱) اف: كلمة تبرم وملال تقال لكل ما يتضجر منه، الخز: ثياب تعمل من صوف وحرير.

صلی اللّٰه علیه وسلم بیده شیئاً قطّ، إلاَّ أن یجاهد فے سبیل اللّٰه، ولا ضرب خادماً، ولا امراة.

(۳۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی، باندی وغیرہ کو)

(۳۵) عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت: ما رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم منتصراً من مَظْلَمَة ظُلِمَها قط، ما لم یُنتهك من محارم اللّٰه تعالی شيءٌ، فإذا انتهك من محارم اللّٰه تعالی شيء، کان من أشدهم فے ذلك غضباً، وما خُیّر بین أمرین إلا اختار أیسرَهما، ما لم یکن مأثماً.

(۳۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو، البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کی پامالی ہوتی تو حضور ﷺ سے زیادہ غصہ والا کوئی اور شخص نہیں ہوتا تھا، حضور ﷺ کو جب کبھی دو معاملوں میں اختیار دیا جاتا تو ہمیشہ آپ ﷺ سہل اور نرمی کو اختیار فرماتے، تاوقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت نہ ہو۔

صفة معاملته صلی اللّٰه علیه وسلم مع الناس

(۳۶) عن الحسن بن علي رضي اللّٰه عنهما قال: قال الحسین بن علي: سألت أبي عن سیرة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فے جلسائه، فقال: کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم دائم البشر، سهل الخُلُق، لیِّن

الجانب، ليس بفظّ، ولا غليظ، ولا صَخَّابٍ، ولا فَحَّاشٍ ولا عيّاب، ولا مُشاح يتغافل عمالا يشتهي، ولا يويس منه، ولا يجيب فيه، قد ترك نفسه من ثلاث: المراء، والإكبار، وما لا يعنيه، وترك الناس من ثلاث كان لا يذم أحداً، ولا يعيبه، ولا يطلب عورته (١)، ولا يتكلم إلا فيما رجا ثوابه، وإذا تكلم أطرق جُلساوه، كانما على روسهم الطير، فإذا سكت تكلموا، لا يتنازعون عنده الحديث، ومن تكلم عنده، أنصتوا له، حتى يفرغ، حديثهم عنده حديث أولهم، يضحك مما يضحكون منه، ويتعجب مما يتعجبون، ويصبر للغريب على الجفوة في منطقه ومسالته، حتى إن كان أصحابه ليستجلبونهم، ويقول: إذا رايتم طالب حاجة يطلبها فارفدوه، ولا يقبل الثناء إلا من مكافئ، ولا يقطع على أحد حديثه حتى يجوز، فيقطعه بنهي، أو قيام.(٢)

(١) البشر:بكسر الباء، وسكون الشين:اي طلاقة الوجه وبشاشته مع الناس، فظ ج:افظاظ، السيء الخلق، الخشن الكلام، غليظ: قاسي، مُشاح:بخيل، هو اسم فاعل من باب المفاعلة من الشح وهو البخل وقيل اشده، يويس:اي لايصير راجيه ايساً من بره، لا يجيب فيه:اي لا يجيب احداً فيما لا يشتهي بل يسكت عنه عفواً وتكرماً، المراء: الجدال، الإكبار:استعظام نفسه في المشيء والجلوس وغيره، ولا يطلب عورته:اي لا يظهر ما يريد الشخص ستره ويخفيه عن الناس.

(٢) اطرق:امالوا راسهم واقبلوا إلى صدروهم، الجفوة:الغلظة، ليستجلبون:اي يتمنون ان يجيء الغرباء إلى مجلسه صلى الله عليه وسلم ليستفيدوا بسبب اسئلتهم ما لا يستفيدون في غيبتهم لانهم كانوا يتهيبون ان يسالوه، الإرفاد:الإعطاء والإعانة اي اعينوه على طلبته، مكافئ:مقتصد في المدح غير متجاوز اللائق، يجوز:اي تجاوز عن الحد، او الحق.

حضور اقدس ﷺ کا لوگوں کے ساتھ برتاؤ

(۳۶) حضرت حسن بن علیؓ حضرت حسین بن علیؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے حضور ﷺ کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ طرز پوچھا، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہمیشہ خنداں پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے، یعنی چہرہ انور پر تبسم اور بشاشت کا اثر نمایاں ہوتا تھا، آپ ﷺ نرم مزاج تھے، یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ ﷺ کی موافقت کی ضرورت ہوتی تو آپ ﷺ سہولت سے موافق ہوجاتے، نہ آپ ﷺ سخت گو تھے اور نہ سخت دل تھے، نہ آپ ﷺ چلا کر بولتے تھے، نہ فحش گوئی اور بدکلامی فرماتے تھے، نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیوب پکڑیں، نہ زیادہ مبالغہ سے تعریف کرنے والے، نہ زیادہ مزاق کرنے والے، نہ بخیل، آپ ﷺ ناپسندیدہ بات سے اعراض فرماتے تھے، دوسرے کی کوئی خواہش اگر آپ ﷺ کو ناپسند ہوتی تو اس کو مایوس نہ فرماتے تھے اور اس کا وعدہ بھی نہ فرماتے تھے، آپ ﷺ نے تین باتوں سے اپنے کو علیحدہ رکھا، جھگڑے سے، تکبر سے اور بے کار بات سے اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا کر رکھا تھا، نہ کسی کی مذمت فرماتے تھے، نہ کسی کو عیب لگاتے تھے، نہ کسی کے عیوب تلاش کرتے تھے، آپ ﷺ صرف وہی کلام فرماتے تھے، جو باعث اجر وثواب ہو، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہوجاتے تب وہ حضرات کلام کرتے، آپ ﷺ کے سامنے کسی بات میں نزاع نہ کرتے تھے، آپ ﷺ سے جب کوئی شخص بات کرتا تو اس کے خاموش ہونے تک آپ خاموش رہتے، ہر شخص کی بات (توجہ سننے میں) ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو

(یعنی بے قدری سے کسی کی بات نہیں سنی جاتی تھی) جس بات سے سب ہنستے آپ ﷺ بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب میں شریک رہتے، اجنبی مسافر کی سخت گفتگو اور بدتمیزی کے سوال پر صبر فرماتے، آپ ﷺ یہ بھی تاکید فرماتے کہ جب کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اس کی مدد کردیا کرو (اگر آپ ﷺ کی کوئی تعریف کرتا تو آپ ﷺ اس کو گوارا نہ فرماتے) البتہ بطور شکریہ اور اداء احسان کے کوئی آپ ﷺ کی تعریف کرتا تو آپ ﷺ سکوت فرماتے (بعض علماء نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے، تعریف اگر حدود کے اندر رہ کر کرتا تو سکوت فرماتے، حد سے تجاوز کرتا تو روک دیتے) کسی کی گفتگو قطع نہ فرماتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو روک دیتے یا مجلس سے اٹھ جاتے۔

صفة جوده صلى الله عليه وسلم:

(۳۷) عن سفيان عن محمد بن المنكدر قال: سمعت جابر بن عبد الله يقول: ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئاً قط، فقال لا.

حضور اقدس ﷺ کی سخاوت و فیاضی

(۳۷) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا۔

(۳۸) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجودَ الناس بالخير، وكان أجود ما يكون في شهر رمضان حتى ينسلخ، فياتيه جبريل فيعرض عليه القران، فإذا لقيه جبريل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود بالخير من الرِّيح المرسلة.

(۳۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اول تو تمام لوگوں سے زیادہ ہر وقت سخی تھے، بالخصوص رمضان المبارک میں تمام مہینہ اخیر تک بہت ہی فیاض تھے اور اس مہینہ میں بھی جس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاکر آپ ﷺ کو کلام اللہ سناتے، اس وقت آپ ﷺ بھلائی اور نفع پہنچانے میں تیز بارش لانے والی ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

(۳۹) عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدَّخر شيئاً لغدٍ.

(۳۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

صفة حيائه صلى الله عليه وسلم:

(۴۰) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد حياءً من العذراء في خِدْرها، وكان إذا كره شيئاً عرفناه في وجهه .(۱)

حضور اقدس ﷺ کی شرم وحیاء

(۴۰) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ شرم وحیا میں کنواری دوشیزہ سے جو اپنے پردہ میں ہو کہیں زائد بڑھے ہوئے تھے، جب آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

اسماوه صلى الله عليه وسلم

(۴۱) عن حذيفة رضي الله عنه قال: لقيت النبي صلى الله

---

(۱) العذراء:البنت البكر، الخدر:الستر، عرفناه في وجهه:اي يتغير وجهه فيفهم كراهيته لهذا الشيء.

عليه وسلم في بعض طرق المدينة، فقال: أنا محمد، وأنا أحمد، وأنا نبيُّ الرحمة، ونبيُّ التوبة، أنا المقفّي، وأنا الحاشر، ونبيّ الملاحم.(۱)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نام

(۴۱) حضرت ابوحذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راستہ میں ملا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جارہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا نام محمد ہے، احمد ہے، نبی الرحمہ ہے، نبی التوبہ ہے، میں مقفی ہوں، حاشر ہوں، نبی الملاحم ہوں۔

صفة قراءته صلى الله عليه وسلم:

(۴۲) عن قتادة قال: ما بعث الله نبياً إلا حسن الوجه، حسن الصوت، وكان نبيكم صلى الله عليه وسلم حسن الوجه، حسن الصوت، وكان لا يرجِّع.

قال شاعر الرسول حسان بن ثابت الانصاري رضي الله عنه:

وأحسن منك لم تر قط عيني
وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرءاً من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کا طریقہ

(۴۲) حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہر نبی کو حسین صورت اور حسین آواز والا مبعوث فرمایا ہے، اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین صورت اور جمیل آواز

(۱) المقفي بكسر الفاء، الذي قفا اثار من سبقه من الانبياء.

والے تھے، حضور ﷺ قرآن کریم (گانے والوں کی طرح) آواز بنا کر نہیں پڑھتے تھے۔

شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ اپنے اشعار میں آپ ﷺ کی تعریف یوں کرتے ہیں:

وأحسن منک لم تر قط عيني
وأجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأً من كل عيب
كأنک قد خلقت كما تشاء

آپ ﷺ سے زیادہ حسین ان آنکھوں نے کسی کو نہیں دیکھا۔
آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے نہیں جنا۔
حقیقت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر عیب و خامی سے مبرا پیدا کیے گئے ہیں۔
معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا چاہتے تھے، خالق کائنات نے آپ ﷺ کو ویسا ہی پیدا کر دیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

(سورہ فتح:۲۹)

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدہ کر رہے

ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال توریت میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا جو کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دارالرشید، لکھنؤ کی دیگر مطبوعات

- رجال الفکر والدعوة في الإسلام (حصہ اول)

مصنف: مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

- قرآن مجید: انسانی زندگی کا رہبر کامل

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- رہبر انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اردو)

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- رہبر انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ہندی)

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- Prophet Mohammad(saw)

THE PERFECT GUIDE FOR MANKIND

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- مسلم سماج: ذمہ داریاں اور تقاضے

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- حركة الإصلاح والدعوة

وآثارها في شبه القارة الهندية والجزيرة العربية في القرنين الماضيين

مصنف: مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

- أعلام الأدب العربي في العصر الحديث

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- أدب أهل القلوب

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- الشيخ أبو الحسن قائداً حكيماً

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- لمحات من السيرة النبوية والأدب النبوي

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- الدعوة الإسلامية ومناهجها في الهند

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- أدب الصحوة الإسلامية

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- مختصر تاريخ الثقافة الإسلامية

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- بين الدين والعلوم العقلية

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- مصادر الأدب العربي

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- الرحلات الحجازية۔ ومناهج كُتابها في العصر الحديث

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- من قضايا الفكر الإسلاميا۔ الغزو الفكري

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- اسلام مکمل نظام زندگی، حدیث نبویؐ کی روشنی میں

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- اسوۂ حسنہ، حدیث نبویؐ کی روشنی میں

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- مسئلہ فلسطین، سامراج اور عالم اسلام

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- مختصر تاریخ ثقافت اسلامی

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- حقوق انسانی قرآن، حدیث اور سیرت نبوی کی روشنی میں

مصنف: مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

- العالم الإسلامي والغرب: التحديات والمستقبل

مصنف: ڈاکٹر عبدالعزیز بن عثمان تویجری

- ندوہ کا ایک دن

مصنف: ڈاکٹر محمد اکرم ندوی

- سفرنامۂ ہند

مصنف: ڈاکٹر محمد اکرم ندوی

- حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ - ماہ وسال کے آئینہ میں

ترتیب وپیشکش : جعفر مسعود حسنی ندوی

- حضر حضرت سید احمد شہیدؒ کی نمایاں دعوتی خدمات اور امتیازی خصوصیات

مؤلف: محمد امین حسنی ندوی